نمبر ۶۳۶ خ
۱۲-۶-۱۴۴۰ھ

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

باسمہ تعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

Mohtaram Dr. Ghamdi aksar pasmanzar ki baat kertay hain hattah ke Qurani Ayaat tak ke barey mein.
Janab e wala Aaj ke pasmanzar mein Moseeqi ki ijazat kese de ja sakti hey ‹Zara wazahat farmain. ?

شجاع الرحمان
Cell : 0300 8271630
goodbusinessgroup@gmail.com

ترجمہ:
محترم ڈاکٹر غامدی اکثر پس منظر کی بات کرتے ہیں حتی کہ قرآنی آیات تک کے بارے میں۔
جناب والا آج کے پس منظر میں موسیقی کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے ذرا وضاحت فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی نمبر: ۴۶۳۶

زبیر

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ اسلامی احکام کا مدار علتوں ، حکمتوں اور احکام کے نزول کے حادثاتی اسباب پر موقوف نہیں ہے بلکہ اسلام کے احکام قیامت تک کے لئے ہیں الا یہ کہ کسی حکم کی تحدید نص سے ثابت ہو جائے۔ چنانچہ حج وعمرہ کے طواف میں ابتدائی تین چکروں کے دوران رمل کرنے کی ابتداء اگرچہ خاص پس منظر کی وجہ سے تھی لیکن بعد میں بھی اس حکم کو باقی رکھا گیا، اسی طرح صفا ومروہ کی سعی کے دوران ایک مخصوص مقام پر دوڑ کے چلنا، رمی جمار وغیرہ امور کے خاص اسباب تھے لیکن ان کو قیامت کے لئے اسی طرح باقی رکھا گیا، اسی طرح بہت سی آیات کے خاص اسباب نزول تھے لیکن باجماع امت العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنی الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے سبب اور پس منظر کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لہٰذا غامدی صاحب کا اسلامی احکام کو ایک خاص پس منظر تک محدود ماننا زیغ وضلال کے سوا کچھ نہیں ہے۔

باقی موسیقی سننا شرعاً ناجائز اور حرام ہے بیسیوں احادیث میں موسیقی سننے کی ممانعت وارد ہوئی ہے موسیقی سننے کی ممانعت جس طرح ابتدائے اسلام میں تھی وہ ممانعت آج بھی باقی ہے، حدیث شریف میں اس بات کو قیامت کی علامات میں سے شمار کیا گیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ آئیں گے جو موسیقی کو جائز کہیں گے، اور حدیث میں ہے کہ شکلوں کو مسخ کردینے کا عذاب بھی ایسے لوگوں میں ہوگا۔

قرآن مجید میں ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

تفسیر مظہری میں ہے

وَرَضِيتُ اى اخترت لَكُمُ الْإِسْلامَ من بين الأديان دِيناً وهو الدين الصحيح عند الله لا غير روى البغوي بسنده عن جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال جبرئيل قال الله تعالى هذا دين ارتضيه لنفسي ولن يصلحه الا السخاء وحسن الخلق فاكرموه بهما ما صحبتموه والله اعلم

وفیہ ایضاً

وقال ابو الصهباء البكري سالت ابن مسعود عن هذه الاية قال هو الغناء والله الذي لا اله الا هو يردّدها ثلاث مرات- وقال ابن جريج هو الطبل قلت مورد النص وان كان خاصًّا وهو الغناء او قصص الأعاجم لكن اللفظ عام والعبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب---

(مسئلة) : - اتخاذ المعازف والمزامير حرام باتفاق فقهاء «۱» الأمصار عن ابى هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب وكسب الزمارة- رواه البغوي وعن ابى مالك الأشعري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يشربون الناس من أمتي الخمر يسمونها بغير اسمها ويضرب على رؤسهم المعازف والقينات يخسف الله بهم الأرض ويجعل منهم القردة والخنازير رواه ابن ماجة وصححه ابن حبان

ج ۷/ ۲۶۰ ط: اشاعت العلوم دھلی

تفسیر روح المعانی میں ہے

وأخرج ابن أبي شيبة، وابن أبي الدنيا، وابن جرير، وابن المنذر، والحاكم وصححه، والبيهقي في شعب الإيمان عن أبي الصهباء قال سألت عبد الله بن مسعود عن قوله تعالى: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ قال: هو والله الغناء وبه وفسر كثير، والأحسن تفسيره بما يعم كل ذلك كما ذكرناه عن الحسن، وهو الذي يقتضيه ما أخرجه البخاري في الأدب المفرد، وابن أبي الدنيا، وابن جرير، وابن أبي حاتم، وابن مردويه، والبيهقي في سننه عن ابن عباس أنه قال: لَهْوَ الْحَدِيثِ هو الغناء، وأشباهه---

(ج۱۱/۶۷،ط: دار الکتب العلمیۃ)

تفسیر ابن کثیر میں ہے

عَطَفَ بِذِكْرِ حَالِ الْأَشْقِيَاءِ، الَّذِينَ أَعْرَضُوا عَنِ الِانْتِفَاعِ بِسَمَاعِ كَلَامِ اللَّهِ، وَأَقْبَلُوا عَلَى اسْتِمَاعِ الْمَزَامِيرِ وَالْغِنَاءِ بِالْأَلْحَانِ وَآلَاتِ الطَّرَبِ، كَمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ} قَالَ: هُوَ -وَاللَّهِ- الْغِنَاءُ

ج۶ ۳۳۰ ط دار طیبہ

فتاوی ابن تیمیہ میں ہے:

فَأَمَّا الْمُشْتَمِلُ عَلَى الشَّبَّابَاتِ وَالدُّفُوفِ المصلصلة فَمَذْهَبُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ تَحْرِيمُهُ---وَقَدْ ثَبَتَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الَّذِينَ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ عَلَى وَجْهِ الذَّمِّ لَهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُعَاقِبُهُمْ . فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى تَحْرِيمِ الْمَعَازِفِ . وَالْمَعَازِفُ هِيَ آلَاتُ اللَّهْوِ عِنْدَ أَهْلِ اللُّغَةِ وَهَذَا اسْمٌ يَتَنَاوَلُ هَذِهِ الْآلَاتِ كُلَّهَا

بخاری شریف میں ہے

حدثني أبو عامر أو أبو مالك الأشعري والله ما كذبني سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف ولينزلن أقوام إلى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم يعني الفقير لحاجة فيقولون ارجع إلينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة

ج ۲/ ۸۳۷ باب ماجاء فی من یستحل الخمر، کتاب الاشربۃ

فقط واللہ اعلم

کتبہ

محمد زبیر خان

المتخصص في الفقه الإسلامي

جامعة العلوم الإسلامية بنوري تاؤن كراتشي

۵/رجب/ ۱۴۴۰ھ

۱۳/مارچ/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

محمد شفیق عارف

۹/ ۷/ ربیع ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

ابوبکر سعید الرحمن

دار الافتاء جامعة العلوم الإسلامية علامه بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

جامعة العلوم الإسلامية مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

جامعة العلوم الإسلامية مفتی دار الافتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان